# از عدالت عظمیٰ

# کے۔نرسمہیا

# بنام

# ایچ۔سی۔سنگری گوڈا

[کے سبّا راؤ، کے سی داس گپتا اور راگھوبر دیال، جسٹسز۔]

بلدیہ -صدر کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد- تین واضح دنوں کا نوٹس فراہم کرنے والا قانون یا خصوصی عام اجلاس کا انعقاد- اگر لازمی ہو تو التزام- ایسا نوٹس دینے میں ناکامی- اثر- جواز- میسور ٹاؤن میونسپلٹیز ایکٹ، 1951، سیکشن 23 (9)، 24 (1)(a)، 24(3) اور 27(3)۔

اپیل کنندہ بلدیہ کا منتخب صدر تھا۔ کونسلروں کے ایک خصوصی عام اجلاس میں ایک قرارداد پیش کی گئی جس میں صدر کے طور پر ان پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا اور اسے منظور کیا گیا۔ ہائی کورٹ کے ساتھ ساتھ اس عدالت میں، میٹنگ کی کارروائی کی قانونی حیثیت اور قرارداد کی صداقت کو اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر چیلنج کیا تھا کہ (i) ایکٹ کے تحت مطلوبہ تین دن کا نوٹس تمام اراکین کو نہیں دیا گیا تھا اور اس لیے میٹنگ جائز طور پر منعقد نہیں ہوئی تھی، (ii) میٹنگ مناسب طریقے سے نہیں ہوئی کیونکہ اپیل کنندہ کو صدارت کرنے کی اجازت نہیں تھی اور اس طرح ایکٹ کی دفعہ 24 (1) (a) کی خلاف ورزی

ہوئی اور (iii) قرارداد کو پیش کرنے کا مطالبہ ایکٹ کی دفعہ 23 (a) کی شق کی تعمیل نہیں کرتا تھا کیونکہ قرارداد کو پیش کرنے کے ارادے کا پندرہ دن کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ آخری دو دلائل کو ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا۔ مرکزی دلیل پر اس نے مؤقف اختیار کیا کہ چونکہ نوٹس 10 اکتوبر 1963 کو کونسلروں کو بھیجے گئے تھے، اس لیے انہیں اس تاریخ کو دیا جانا چاہیے حالانکہ وہ اصل میں 11، 12 اور 13 تاریخ کو پیش کیے گئے تھے۔ لیکن، اس کے علاوہ یہ رائے تھی کہ تین دن کے نوٹس کے بارے میں دفعات صرف ڈائریکٹری تھیں اور لازمی نہیں تھیں اور اس لیے نوٹس دینے میں غلطی قرارداد کے جواز کو متاثر نہیں کرے گی۔

منعقد: (i) ہائی کورٹ کا یہ مؤقف غلط تھا کہ نوٹس بھیجنا نوٹس دینے کے مترادف ہے۔ اس تجویز کے لیے کوئی اختیار یا اصول نہیں ہے کہ جیسے ہی نوٹس دینے کا قانونی فرض ادا کرنے والا شخص اس شخص کے پتے پر نوٹس بھیجتا ہے جسے اسے دیا جانا ہے، دینا مکمل ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ ماننا ضروری ہے کہ کچھ کونسلروں کو دیا گیا نوٹس تین واضح دنوں سے بھی کم کا تھا۔

(ii) کسی بھی تحریک یا تجویز کے حوالے سے شق جس کا نوٹس ایکٹ کے دفعہ 27 (3) میں دیا جانا چاہیے، صرف ڈائریکٹری ہے اور لازمی نہیں ہے۔ لہذا یہ حقیقت کہ کچھ کونسلروں کو اجلاس کا تین دن سے بھی کم کا واضح نوٹس موصول ہوا اس نے خود ہی اجلاس کی کارروائی یا وہاں منظور کردہ قرارداد کو کالعدم نہیں بنا دیا۔ یہ صرف اس صورت میں غلط ہوں گے جب کارروائی اس طرح کی بے ضابطگیوں سے متعصّبانہ طور پر متاثر ہوئی ہو۔ بھیجنے سے پہلے کے معاملے میں، بیس کونسلروں میں سے انیس نے اجلاس میں شرکت کی اور ان 19 میں سے 15 نے اپیل کنندہ کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد کے حق میں ووٹ

دیا۔اس طرح یہ کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اجلاس کی کارروائی "نوٹس کی خدمت میں بے ضابطگی" سے متعصّبانہ طور پر متاثر ہوئی تھی۔

ریاست یو۔پی۔بمقابلہ۔من بودھن لال سریواستو،[1958] ایس۔سی۔آر۔533، حوالہ دیا گیا۔

(iii) ریکارڈ پر موجود مواد پر غور کرنے پر، یہ ماننا ضروری ہے کہ اپیل کنندہ کے اجلاس سے جانے کے بعد ہی نائب صدر نے صدارت سنبھالی اور اس کے بعد عدم اعتماد کی قرارداد پیش کی گئی اور اسے منظور کیا گیا۔اس لیے اس ایکٹ کی دفعہ 24(1)(a) کے تحت تقاضے کی خلاف ورزی کا کوئی سوال ہی نہیں ہوسکتا جس کی صدارت صدر کرے گا۔

(iv) ایکٹ کی دفعہ 23(9) کی شق کی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔صرف اتنا درکار ہے کہ قرارداد کو اصل میں پیش کرنے سے پہلے، صدر کو پندرہ دن کا نوٹس مل گیا ہے۔موجودہ معاملے میں میٹنگ 14 اکتوبر کو ہوئی اور اپیل کنندہ کو 25 ستمبر کو نوٹس موصول ہوا۔اس طرح اسے 15 دن سے زیادہ کا نوٹس دیا گیا۔

سول اپیلٹ عدالتی حکم: سول اپیل نمبر 223 ۔ 1964 کا۔1963 کی تحریری درخواست نمبر 2273 میں میسور ہائی کورٹ کے 6 دسمبر 1963 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس کے وینکٹا رنگا آئینگر اور آر گوپال کرشنن۔

این ایس کرشنا راؤ اور گریش چندر، مدعا علیہ کے نمبر 1، 2، 4-10، 12-15 کے لیے۔

یکم 1 اپریل 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا، جے۔ کیا میسور ٹاؤن میونسپلٹیز ایکٹ 1951 کی دفعہ 27(3) کے مطابق خصوصی عام اجلاس کے انعقاد کے لیے تین دن کے واضح نوٹس کی ضرورت ایک لازمی شق ہے؟ یہ بنیادی سوال ہے جو اس اپیل میں فیصلے کے لیے پیدا ہوتا ہے۔

اپیل کنندہ کو 11 ستمبر 1962 کو ہولینارسی پور بلدیہ کا صدر منتخب کیا گیا۔ 14 اکتوبر 1963 کو منعقدہ میونسپل کونسل کے خصوصی عام اجلاس میں، مندرجہ ذیل شرائط میں ایک قرارداد منظور کی گئی:

"اس کونسل کو ہولینارسی پور میونسپلٹی کے میونسپل صدر پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔"

2 نومبر 1963 کو کونسل کے صدر مسٹر نرسمہایا نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت میسور ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی جس میں اجلاس کی کارروائی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ایک مناسب رٹ جاری کرنے کی درخواست کی گئی جس کا اختتام ان کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پر ہوا۔ کچھ نتیجہ خیز راحتوں کے لیے بھی استدعا کی گئیں۔

ہولینارسی پور بلدیہ میں بیس کونسلر ہیں۔ ان میں سے تیرہ نے صدر کو ایک درخواست بھیجی کہ وہ بطور صدر ان پر عدم اعتماد کا اظہار کرنے والی قرارداد پر بحث کے لیے

ایک خصوصی عام اجلاس بلائیں۔ یہ درخواست 25 ستمبر 1963 کوصدر کو سونپی گئی۔ تاہم چونکہ انہوں نے اجلاس بلانے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا اس لیے نائب صدر نے صدر پر عدم اعتماد کا اظہار کرنے کے لیے قرارداد پر بحث کے لیے اجلاس بلانے کے معاملے پر کارروائی کی۔ نائب صدر کے دستخط کے تحت ایک نوٹس جس میں کہا گیا تھا کہ 14 اکتوبر 1963 کو صبح 10 بجے دفتر کے احاطے میں بلدیہ کا خصوصی جنرل باڈی اجلاس منعقد کرنے اور اراکین کو وقت پر موجود رہنے کے لیے کہنے کی تجویز کونسلروں کو پیش کی گئی تھی۔ میسور ٹاؤن میونسپلٹیز ایکٹ 1951 (جسے بعد میں "ایکٹ" کہا گیا ہے) کے 27 (3) کے مطابق نوٹس کی ایک کاپی میونسپل آفس میں بھی پوسٹ کی گئی تھی۔ اس نوٹس پر 10 اکتوبر 1963 کی تاریخ تھی۔ بیس کونسلروں میں سے پندرہ کو ذاتی طور پر اسی تاریخ یعنی 10 اکتوبر کو نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ تین کونسلروں پر، یعنی۔ ، صدر نرسمھیا، مسٹر داسپا اور مسٹر سنیا کو 13 اکتوبر کو نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ یہ 12 اکتوبر کو کونسلر مرزا محمد حسین اور 11 اکتوبر 1963 کو کونسلر آر جی ویدیاناتھ کو پیش کیا گیا۔

جب 14 اکتوبر 1963 کو اجلاس ہوا تو بیس میں سے نو کونسلر موجود تھے۔ صدر جناب نرسمہا ان میں شامل تھے۔ انہوں نے اجلاس کی صدارت کرنے کا دعوی کیا۔ لیکن، آخر کار، ایسا لگتا ہے کہ وہ میٹنگ چھوڑ چکے ہیں۔ اس کے بعد یہ میٹنگ نائب صدر جناب سنگری گوڑا کی صدارت میں ہوئی۔ صدر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی اور اسے منظور کیا گیا، پندرہ اراکین نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔

14 اکتوبر کے اس اجلاس کی کارروائی کی قانونی حیثیت اور وہاں منظور کردہ عدم اعتماد کی قرارداد کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے، درخواست گزار نے تین بنیادی بنیادوں پر

زور دیا۔ پہلا یہ ہے کہ تمام اراکین کو مطلوبہ تین دن کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا اور اس لیے میٹنگ جائز طور پر منعقد نہیں ہوئی تھی۔ دوسری بنیاد پر زور دیا گیا کہ اجلاس کو مناسب طریقے سے منعقد نہیں کہا جا سکتا کیونکہ انہیں صدارت کرنے کی اجازت نہیں تھی اور نائب صدر نے صدارت کی، اور اس طرح ایکٹ کی دفعہ 24(1)(اے) کی خلاف ورزی کی گئی۔ تیسرا، اس بات پر زور دیا گیا کہ عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ ایکٹ کی دفعہ 23 (9) کی شق کی تعمیل نہیں کرتا ہے کیونکہ قرارداد پیش کرنے کے ارادے کے بارے میں 15 دن کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ اس کے سامنے موجود مواد پر، ان حالات کے بارے میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے جن کے تحت نائب صدر نے اجلاس کی صدارت کی۔ لہذا، ہائی کورٹ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ ایکٹ کی دفعہ 24(1)(a) کی کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ عرضی میں جو مقدمہ دائر کیا گیا تھا کہ قرارداد پیش کرنے کے ارادے کا 15 دن کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا، ایسا لگتا ہے کہ سماعت میں اس پر زور نہیں دیا گیا تھا؛ کیونکہ اس طرح کی کسی دلیل کے فیصلے میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ تمام کونسلروں کو اجلاس کا تین دن کا نوٹس پیش کرنے میں ناکامی کے سوال پر، ہائی کورٹ نے 1963 کی ایک اور تحریری درخواست میں اپنے فیصلے کی پیروی کی اور درخواست گزار کی دلیل کو مسترد کر دیا۔ 1963 کی رٹ پٹیشن نمبر 2280 کا فیصلہ جو ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ چونکہ نوٹس 10 اکتوبر کو بھیجے گئے تھے اس لیے اسے اس تاریخ کو دیا جانا چاہیے حالانکہ وہ اصل میں 11، 12 اور 13 تاریخ کو پیش کیے گئے تھے۔ لیکن، اس کے علاوہ ہائی کورٹ کی رائے تھی کہ تقریبا تین دن کا نوٹس صرف ڈائریکٹری ہے اور لازمی نہیں ہے اور اس لیے نوٹس دینے میں کمی قرارداد کی صداقت کو متاثر نہیں کرے گی۔

درخواست میں اٹھائی گئی تینوں بنیادوں پر اپیل کی حمایت میں ہمارے سامنے زور دیا گیا تھا۔ جہاں تک درخواست گزار کی اس دلیل کا تعلق ہے کہ اجلاس قانون کے مطابق نہیں ہوا کیونکہ اسے صدارت کرنے کی اجازت نہیں تھی، ہماری رائے ہے، اس بات پر غور کرنے پر کہ ریکارڈ میں کیا مواد موجود ہے، کہ اس کے اجلاس سے نکلنے کے بعد ہی نائب صدر نے صدارت سنبھالی اور اس کے بعد عدم اعتماد کی قرارداد پیش کی گئی اور اسے منظور کیا گیا۔ اس لیے صدر کی صدارت کے تقاضے کی خلاف ورزی کا کوئی سوال ہی نہیں ہوسکتا۔

ہماری رائے ہے کہ اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ دفعہ 23 (9) کی شق کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ شرط اس طرح چلتی ہے:-

" بشرطیکہ ایسی کوئی قرارداد پیش نہیں کی جائے گی بشرطیکہ قرارداد کے نوٹس پر کونسلروں کی کل تعداد کے کم از کم ایک تہائی کے دستخط نہ ہوں اور قرارداد پیش کرنے کے ارادے کا کم از کم پندرہ دن کا نوٹس دیا گیا ہو۔

تسلیم شدہ طور پر، نوٹس پر کونسلروں کی کل تعداد کے ایک تہائی سے زیادہ نے دستخط کیے تھے۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ قرارداد پیش کرنے کے ارادے کا پندرہ دن کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا۔ یہ دلیل جسے مسٹر آئینگر نے ہمیں مخاطب کیا، لیکن جس پر ہائی کورٹ کے سامنے زور نہیں دیا گیا ہے، اس مفروضے پر آگے بڑھتی ہے کہ قرارداد پیش کرنے کے ارادے کا پندرہ دن کا نوٹس نہ صرف صدر بلکہ دیگر کونسلروں کو بھی دینا ہوگا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ مفروضہ جائز ہے۔ ہماری رائے میں یہ ضروری ہے کہ قرارداد پیش کرنے کے ارادے کا پندرہ دن کا

نوٹس صدر کو دیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں، صرف اتنا درکار ہے کہ قرارداد کو اصل میں پیش کرنے سے پہلے صدر کو پندرہ دن کا نوٹس مل گیا ہو۔ موجودہ معاملے میں اجلاس 14 اکتوبر کو ہوا اور صدر کو 25 ستمبر کو نوٹس موصول ہوا۔ اس طرح اسے 15 دن سے زیادہ کا نوٹس دیا گیا۔

یہ ہمیں اس اہم دلیل کی طرف لے جاتا ہے کہ خصوصی جنرل میٹنگ کا تین دن کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا اور اس لیے میٹنگ غلط ہے۔ ہمیں ہائی کورٹ سے اتفاق کرنا مشکل لگتا ہے کہ نوٹس بھیجنا نوٹس دینے کے مترادف ہے۔

"انگریزی زبان میں عام طور پر سمجھی جانے والی کسی بھی چیز کا دینا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس شخص کے ہاتھ نہ پہنچ جائے جسے اسے دینا ہے۔ تاہم قانون کی نظر میں دینا بہت سے معاملات میں مکمل ہے جہاں اسے کسی شخص کو پیش کیا گیا ہے لیکن اس نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ نوٹس کا ٹینڈر دینا قانون میں ہے اس لیے نوٹس دینا حالانکہ جس شخص کو یہ ٹینڈر کیا گیا ہے وہ اسے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ تاہم ہمیں اس تجویز کے لیے کوئی اختیار یا اصول نہیں مل سکتا کہ جیسے ہی نوٹس دینے کا قانونی فرض رکھنے والا شخص اس شخص کے پتے پر نوٹس بھیجتا ہے جسے اسے دیا جانا ہے، دینا مکمل ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ ہائی کورٹ کا یہ سوچنا غلط تھا کہ تمام کونسلروں کو 10 اکتوبر کو نوٹس دیے گئے تھے۔ ہماری رائے میں پانچ کونسلروں کو دیا گیا نوٹس تین واضح دنوں سے بھی کم کا تھا۔

پھر سوال یہ ہے: کیا تین کلیئر ڈے نوٹس کا التزام لازمی ہے، یعنی کیا اس طرح کا نوٹس دینے میں ناکامی اجلاس کی کارروائی اور وہاں منظور کردہ قرارداد کو کالعدم قرار دیتی

ہے؟ لفظ "ول" کا استعمال سوال پر حتمی نہیں ہے۔ قانونی تعمیر کے دیگر تمام معاملات کی طرح اس سوال کا فیصلہ مقنّنہ کے ارادے کے تعین پر منحصر ہے۔ کیا یہ مقنّنہ کا ارادہ تھا کہ وہ یہ شق بنائے کہ اس کی تعمیل کرنے میں ناکامی کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ جو کیا جاتا ہے وہ قانون کے مطابق درست نہیں ہے؟ یہی وہ سوال ہے جس کا جواب دیا جانا چاہیے۔ ارادے کا پتہ لگانے کے لیے عدالت کو قانون کے مقصد کی احتیاط سے جانچ پڑتال کرنی ہوگی، جس کے نتیجے میں مخصوص شق پر سختی سے عمل کرنے پر اصرار کیا جا سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر دیگر دفعات کی عمومی اسکیم جس کا یہ حصہ ہے۔ ریاست یو۔ پی۔ میں۔ بمقابلہ۔ من بودھن لال سریواستو (1) جہاں یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا آئین کے آرٹیکل 320(3)(c) کی دفعات لازمی ہیں (جس میں کہا گیا ہے کہ یونین پبلک سروس کمیشن یا اسٹیٹ پبلک سروس کمیشن سے بعض تادیبی معاملات پر مشورہ کیا جائے گا)، اس عدالت نے اس حقیقت پر زور دیا کہ آرٹیکل کی شق میں اس بات پر غور کیا گیا ہے کہ صدر یا گورنر ان معاملات کی وضاحت کرتے ہوئے ضابطے بنا سکتے ہیں جن میں عام طور پر یا کسی خاص طبقے میں یا کسی خاص حالات میں، پبلک سروس کمیشن سے مشورہ کرنا ضروری نہیں ہوگا۔" عدالت کی طرف سے بات کرتے ہوئے۔ سہنا۔ جے۔ نے مشاہدہ کیا:-

"اگر آرٹیکل 320 کی دفعات لازمی نوعیت کی ہوتیں تو آئین اس کے برعکس ضابطے بنا کر ان دفعات کو کالعدم کرنا ایگزیکٹو حکومت کے سربراہ کی صوابدید پر نہیں چھوڑتا۔"

ایسا لگتا ہے کہ یہ عدالت کے اس فیصلے کی بنیادی وجہ ہے کہ آرٹیکل 320 (3) (c) کی دفعات لازمی نہیں ہیں۔ قدرتی طور پر جواب دہندگان کی جانب سے اس فیصلے پر سخت انحصار کیا گیا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ کونسلروں کو خصوصی عام اجلاس

کا تین دن کا واضح نوٹس دیا جائے گا، مقنّنہ نے اسی سانس میں کہا کہ "بہت فوری صورت میں، اتنی کم مدت کا نوٹس جو معقول ہو، خصوصی عام اجلاس کے کونسلروں کو دیا جانا چاہیے۔" جس چیز کو "بڑی عجلت" کا معاملہ سمجھا جانا چاہیے اس کا فیصلہ مکمل طور پر صدر یا نائب صدر پر چھوڑ دیا گیا تھا جس پر دفعہ 27(2) کے تحت اس طرح کی میٹنگ بلانے کا فرض دیا گیا ہے۔ ماہر وکیل کی طرف سے اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اگر مقنّنہ کا ارادہ تین واضح دنوں کے نوٹس کی خدمت کو لازمی بنانا ہوتا تو اس نے اس طریقے سے کچھ خصوصی عام اجلاسوں کے لیے مختصر مدت کے لیے نوٹس دینے کا صوابدید نہیں چھوڑا ہوتا۔ ہمیں اس دلیل میں کافی طاقت نظر آتی ہے۔ یہ حقیقت کہ تمام خصوصی عام اجلاسوں کے لیے تین واضح دنوں کا نوٹس نہیں دیا جانا چاہیے اور اس طرح کے کچھ اجلاسوں کے لیے صرف اتنی کم مدت کا نوٹس دیا جانا چاہیے جو معقول ہو، اس نتیجے کو درست ثابت کرتا ہے کہ "تین واضح دن"۔ اس سیکشن میں مذکور مقنّنہ کی طرف سے صرف اس پیمائش کے طور پر دیا گیا تھا جسے وہ معقول سمجھتا تھا۔

یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نوٹس دینے کا بنیادی مقصد کونسلروں کے لیے اپنے دوسرے کاروبار کو اس طرح ترتیب دینا ممکن بنانا ہے تاکہ وہ اجلاس میں شرکت کر سکیں۔ ایک عام اجلاس کے لیے فراہم کردہ نوٹس سات صاف دنوں کا ہوتا ہے۔ اس سے اس مقصد کے لیے کافی وقت ملنے کی توقع ہے۔ لیکن عام طور پر "خصوصی عام اجلاسوں" کے لیے تین صاف دنوں کی کم مدت کو کافی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح کے اجلاسوں کے لیے مختصر مدت فراہم کرنے کی واضح وجہ یہ ہے کہ ان کو زیادہ اہم اجلاس سمجھا جاتا ہے اور کونسلروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خود کو کچھ تکلیف کی قیمت پر بھی ان اجلاسوں میں شرکت کرنا آسان بنائیں۔ جہاں خصوصی عام اجلاس کو کسی انتہائی ہنگامی معاملے کو نمٹانا ہے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ تین دن سے بھی کم کے واضح نوٹس کی مدت کافی

ہوگی۔

ان دفعات کے مقصد اور جس طریقے سے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس پر غور کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ مقنّنہ کا ارادہ تھا کہ عام طور پر جیسا کہ ذکر کیا گیا نوٹس دیا جانا چاہیے، لیکن اس کا یہ ارادہ نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ حقیقت کہ نوٹس سیکشن میں مذکور مدت سے کم ہے اور اس طرح کونسلروں کے پاس اپنے دوسرے کاروبار کو اجلاس میں شرکت کے لیے آزاد کرنے کے لیے عام طور پر معقول سمجھے جانے سے کم وقت تھا، اس کا سنگین نتیجہ اجلاس کی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کا ہونا چاہیے۔

اس سلسلے میں پرو ویژنز میں سے ایک کو نوٹ کرنا ضروری ہے۔دفعہ 36 ایکٹ سے۔ یہ ان الفاظ میں ہے:-

"میونسپل کونسل یا اس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ کسی کمیٹی کی کوئی قرارداد کسی کونسلر یا رکن پر نوٹس کی خدمت میں کسی بے ضابطگی کی وجہ سے غلط نہیں سمجھی جائے گی بشرطیکہ میونسپل کونسل یا کمیٹی کی کارروائی اس طرح کی بے ضابطگی سے متعصّبانہ طور پر متاثر نہ ہو۔"

یہ سوچنا مناسب ہے کہ اس شق میں مذکور نوٹس کونسلروں کو نوٹس دینے سے مراد ہے۔ بالکل واضح طور پر، نوٹس دینے کے انداز میں کسی بھی بے ضابطگی کا احاطہ " کسی بھی کونسلر پر نوٹس کی بھیجنے میں بے ضابطگی" کے الفاظ سے کیا جائے گا۔ہمیں یہ سوچنا اگرچہ معقول معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے پرو ویژن بنانے میں۔ دفعہ 36 مقنّنہ صرف سروس کے طریقے کی بے ضابطگی کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا بلکہ ضرورت کے مطابق پوری مدت کا نوٹس دینے میں کمی کے بارے میں بھی سوچ رہا تھا۔

اس سلسلے میں یہ جاننا دلچسپ ہے کہ بروکونسلوں اور کاؤنٹی کونسلوں کے اجلاسوں کے حوالے سے انگریزی قانون میں ایک مخصوص شق موجود ہے کہ اجلاس میں شرکت کے لیے سمن کی خدمت کی ضرورت (جو کونسل کے ہر رکن کو پیش کرنا ضروری ہے) اجلاس کی صداقت کو متاثر نہیں کرے گی۔ یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ جس مقنّنہ نے میسور ٹاؤن میونسپلٹیز ایکٹ 1951 نافذ کیا تھا، وہ انگریزی قانون میں ان دفعات سے واقف تھا۔ یہ کہنے کی حد تک نہیں گیا ہے کہ نوٹس پیش کرنے میں ناکامی میٹنگ کو کالعدم نہیں بنائے گی۔ اس کے بجائے اس نے کہا ہے کہ نوٹس کی بھیجنے میں کوئی بے ضابطگی کونسل کی قرارداد کو کالعدم نہیں بنائے گی بشرطیکہ کارروائی اس طرح کی بے ضابطگی سے متعصّبانہ طور پر متاثر نہ ہو۔ نوٹس کی بھیجنے میں بے ضابطگی کے سلسلے میں اس طرح کا التزام کرنے کی منطق مضبوط ہو جاتی ہے اگر یہ حقیقت کہ دیا گیا نوٹس مطلوبہ مدت سے کم تھا اسے بے ضابطگی سمجھا جائے۔

دفعہ 36 میں اس شق کا وجود یہ سوچنے کی ایک اور وجہ ہے کہ کسی بھی تحریک یا موقف کے حوالے سے شق جس کا نوٹس دفعہ 27 (3) میں دیا جانا چاہیے، صرف ڈائریکٹری ہے اور لازمی نہیں ہے۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ یہ حقیقت کہ کچھ کونسلروں کو اجلاس کا تین دن سے بھی کم کا واضح نوٹس موصول ہوا، خود ہی اجلاس کی کارروائی یا وہاں منظور کردہ قرارداد کو کالعدم نہیں بناتا۔ یہ صرف اس صورت میں غلط ہوں گے جب کارروائی اس طرح کی بے ضابطگیوں سے متعصّبانہ طور پر متاثر ہوئی ہو۔ جیسا کہ پہلے ہی بتایا گیا ہے، بیس کونسلروں میں سے انیس نے اجلاس میں شرکت کی۔ ان 19 میں سے 15 نے اپیل کنندہ کے

خلاف عدم اعتماد کی قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔اس طرح یہ سوچنے کی بالکل کوئی وجہ نہیں ہے کہ اجلاس کی کارروائی "نوٹس کی خدمت میں بے ضابطگی" سے متعصّبانہ طور پر متاثر ہوئی تھی۔''

اس لیے،ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کچھ کونسلروں کو تین دن کا واضح نوٹس دینے میں ناکامی نے اجلاس کی صداقت یا اپیل کنندہ کے خلاف وہاں منظور کردہ عدم اعتماد کی قرارداد کو متاثر نہیں کیا۔

نتیجے میں،ہم اخراجات کے ساتھ اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document